مولانا زاہد الراشدی

# سودی نظام اور اس کا مجوزہ متبادل سسٹم

حکومت پاکستان نے وفاقی شرعی عدالت میں ایک اور درخواست دائر کی ہے جس میں عدالت سے اس فیصلہ پر نظر ثانی کی استدعاء کی گئی ہے جس میں سودی نظام اور ملک میں رائج اس کی تمام صورتوں کو غیر شرعی قرار دیتے ہوئے حکومت کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ ایک معینہ مدت کے اندر سودی نظام کو ختم کر کے غیر سودی بینکاری کا سسٹم پاکستان میں رائج کرے۔ اس وقت حکومتی حلقوں کی طرف سے کہا گیا تھا کہ غیر سودی بینکاری کا کوئی نظام موجود نہیں ہے اس لئے سودی نظام کو ختم کرنے کا عملی نتیجہ یہ ہوگا کہ ملکی معیشت میں سسٹم کا خلاء پیدا ہو جائے گا اور ملک اس کا متحمل نہیں ہے اس لئے سودی نظام کو ختم کرنا عملاً ممکن نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت پاکستان نے سپریم کورٹ میں اس فیصلہ کے خلاف رٹ دائر کر کے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا جس کی وجہ سے سودی بینکاری کا تسلسل اب تک قائم ہے ورنہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی رو سے اب سے کئی سال پہلے ملک سے سودی نظام کو ختم ہو جانا چاہیے تھا۔ حکومت پاکستان پر اس سلسلہ میں دینی حلقوں کی طرف سے مسلسل دباؤ تھا کہ وہ سپریم کورٹ سے وہ رٹ واپس لے جو اس نے وفاقی شرعی عدالت کے مذکورہ فیصلے کے خلاف دائر کر رکھی ہے اور قومی اسمبلی میں قرآن و سنت کی دستوری بالادستی کی ترمیم کی منظوری کے بعد یہ دباؤ بڑھ گیا تھا۔ جس کے باعث حکومت پاکستان نے سپریم کورٹ سے اپنی رٹ واپس لینے کی درخواست کر دی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وفاقی شرعی عدالت میں ایک نئی درخواست بھی دائر کر دی ہے جس میں سود کے خلاف فیصلے پر نظر ثانی کے لئے کہا گیا ہے۔

اس درخوست کی جو تفصیلات اردو اخبارات میں شائع ہوئیں ان کے مطابق درخواست میں بہت سے ایسے نکات اٹھائے گئے ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ سود کو کسی نہ کسی طرح شرعی عدالت سے جواز کی سند مل جائے لیکن ان میں کوئی نکتہ نیا نہیں ہے اور کم و بیش ان سب امور پر وفاقی شرعی عدالت پہلے ہی بحث کر چکی ہے اس لئے ان کے بارے میں کچھ عرض کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ البتہ ایک بات جو اس درخواست میں کہی گئی ہے وہ ہماری معلومات کے مطابق خلاف واقعہ ہے اور اسی پہلو پر کچھ معروضات پیش کی جا رہی ہیں۔

درخواست میں کہا گیا ہے کہ بلا سود بینکاری کا کوئی متبادل سسٹم ابھی تک پیش نہیں کیا گیا اس لئے ملکی معیشت سے سود کو ختم کرنا عملاً مشکل ہے، یہ بات غلط ہے اس لئے کہ جون ۱۹۸۴ء میں اس وقت کے وزیر خزانہ جناب غلام اسحٰق خان نے اپنی سالانہ بجٹ تقریر میں واضح طور پر اس امر کا اعلان کیا تھا کہ سٹیٹ بینک اور قومی معاشی اداروں کی مشاورت کے ساتھ بلا سود بینکاری کا ایک جامع اور ٹھوس پروگرام طے پا چکا ہے اور اس کی بنیاد پر اگلے سال یعنی ۸۵-۱۹۸۴ء کا بجٹ قطعی طور پر غیر سودی ہوگا۔ جناب غلام اسحاق خان کی یہ تقریر ریکارڈ پر موجود ہے اور اس سال کے قومی اخبارات میں آج بھی ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے بلا سود بینکاری پر ایک مفصل رپورٹ عرصہ ہوا حکومت کے حوالے کر رکھی ہے جس کی پیشانی پر "صرف سرکاری استعمال کے لئے" کا لیبل چسپاں ہے اور وہ عام لوگوں کی دسترس سے باہر

ہے۔

سٹیٹ بینک کے سابق گورنر جناب آئی ایم حنفی اپنی ایک رپورٹ میں دعویٰ کے ساتھ کہہ چکے ہیں کہ بلا سود بینکاری کا سسٹم طے ہو گیا ہے جو قابل عمل ہے اور اسے معاشی ماہرین کا اعتماد حاصل ہے۔ وفاقی وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں اس سلسلہ میں قائم ہونے والی کمیٹی نے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر معاشی ماہرین کے ساتھ ان رپورٹوں اور غیر سودی بینکاری کے متبادل سسٹم کا جائزہ لے کر اسے قابل عمل قرار دیا ہے اور راجہ صاحب اس کا کئی بار اعلان کر چکے ہیں بلکہ راقم الحروف کے ساتھ ایک ملاقات میں انہوں نے پورے اعتماد اور عزم کے ساتھ کہا ہے کہ اب اس بارے میں کوئی اشکال باقی نہیں رہا اور ملک بہت جلد سودی معیشت سے پاک ہو جائے گا۔ عالم اسلام کے مختلف ممالک میں بلاسود بینکاری کے نظام کی بنیاد پر بہت سے بینک کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں جنہیں سینکڑوں میں شمار کیا جاسکتا ہے حتیٰ کہ برطانیہ کے بینک آف آئرلینڈ نے بھی بلاسود بینکاری کا کاؤنٹر تجرباتی طور پر قائم کر رکھا ہے جو کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے اس لئے یہ کہنا کہ چونکہ غیر سودی بینکاری کا کوئی متبادل سسٹم موجود نہیں ہے اس لئے سودی نظام ختم نہیں کیا جاسکتا محض "عذرلنگ" ہے اور اصل بات یہ ہے کہ ہمارے حکمران طبقات سود پر کسی نہ کسی طرح شرعی جواز کا ٹھپہ لگوانے کی فکر میں ہیں تاکہ شرعی قوانین کی خلاف ورزی کے الزام سے بھی بچ جائیں اور سودی نظام بھی جوں کا توں چلتا رہے۔

اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کسی سے مخفی نہیں ہیں کہ قرآن کریم نے سود پر اصرار کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف محاذ آرائی قرار دے رکھا ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلم سوسائٹی اور اسلامی ریاست میں سود کے لئے کسی گنجائش کو روا نہیں رکھا۔ سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے کہ فتح مکہ اور فتح حنین کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کر لیا مگر جب بیس روز کے محاصرے کے باوجود طائف فتح نہ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محاصرہ اٹھا کر مدینہ منورہ واپس چلے گئے اور اس کے بعد طائف کا سردار عبدیالیل بھی ایک وفد لے کر مدینہ منورہ پہنچ گیا اور پیش کش کی کہ ہم طائف والے مسلمان ہونے کے لئے تیار ہیں مگر ہماری تین شرطیں ہیں۔

۱۔ ہمارے نوجوان اکثر مجرد رہتے ہیں اور زنا کے بغیر ان کا گزارہ نہیں ہوتا اس لئے ہمیں زنا کی حرمت کے حکم سے مستثنیٰ رکھا جائے۔

۲۔ ہمارے ہاں زیادہ تر انگوروں کے باغ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے شراب کی تجارت بھی ہماری سب سے بڑی تجارت ہے اس لئے ہمیں شراب کی اجازت دی جائے۔

۳۔ ہمارا تمام تر کاروبار سود پر مبنی ہے اور اس کے بغیر ہم کاروبار کر ہی نہیں سکتے اس لئے ہمارے لئے سود کو روا رکھا جائے۔

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تینوں شرطیں مسترد کر دیں اور بالآخر طائف والوں کو غیر مشروط طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہونا پڑا۔ اسی طرح یمن کی سرحد پر آباد نجران کے عیسائیوں کے ساتھ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاہدہ طے پایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاہدہ میں یہ شرط بطور خاص لکھوائی کہ کوئی شخص سودی کاروبار نہیں کرے گا اور اگر کسی ذمہ دار شخص نے ایسا کیا تو معاہدہ منسوخ ہو جائے گا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سود کی بنیاد پر کاروبار کی کسی بھی درجہ میں اجازت نہیں دیتے رہے نہ مسلمانوں کو اور نہ غیر مسلموں کو اور اس طرح سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا یہ ہے کہ کسی بھی مسلم ملک کی تمام تر معیشت کلیتہً سود سے پاک ہو۔

مگر ہمارے ہاں اسلام کے تمام تر دعوؤں کے باوجود سودی نظام کو قائم رکھنے اور متبادل صورتوں کے نام پر سود کی کچھ شکلوں کو باقی رکھنے کی تگ ودو ہو رہی ہے جس پر افسوس کا اظہار ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مرحوم دوست کی بات بار بار یاد آتی ہے۔ گوجرانوالہ کے لاہوری دروازے میں ایک پرانے احراری کارکن ملک محمد سلیم مرحوم تھے جو نظریاتی اور پختہ احراری اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فدائی تھے۔ چند برس پہلے کی بات ہے کہ میں نے مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں جمعۃ المبارک کے خطاب میں سود کا حکم بیان کیا اور سودی نظام کے خاتمہ کے سلسلہ میں سرکاری دعوؤں کو رد کرتے ہوئے سامعین کو بتایا کہ سود کا متبادل ہمارے پاس موجود ہے اور کئی بار پیش کیا جا چکا ہے۔ جمعہ کے بعد میرا گزر ان کی دکان کے سامنے سے ہوا تو انہوں نے مجھے آواز دے کر روک لیا اور کہا کہ مولوی صاحب! آپ یہ متبادل متبادل کی بات کیا کر رہے ہیں؟ سیدھی بات کریں کہ قرآن کریم نے سود کو حرام کہا ہے اس لئے سودی نظام کو ختم کرو کیونکہ حرام کا کوئی متبادل نہیں ہوتا اور مولوی صاحب! اگر کل ان لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ زنا کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہوتا اس لئے ہمیں اس کا متبادل بتاؤ اور جب تک علماء کرام زنا کا کوئی متبادل نہیں بتائیں گے ہم زنا کو ختم نہیں کر سکتے تو مولوی صاحب! کیا زنا کا بھی کوئی متبادل ان کے سامنے پیش کرو گے؟

یہی بات ہے کہ میرے پاس ملک محمد سلیم مرحوم کی اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا اس لئے یہ سوال وفاقی شرعی عدالت میں نظر ثانی کی درخواست سماعت کے لئے منظور کرنے والے جج صاحبان کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ وہ قوم کے سامنے اس کا کوئی تسلی بخش جواب پیش کر سکیں۔


## ضرورت رشتہ

میرا لڑکا جس کی عمر بیس (۲۰) سال ہے۔ تعلیم یافتہ۔ نیک سیرت۔ اور الحمد اللہ اچھے کردار کا حامل ہے۔ فی الحال اپنی زرعی اراضی کی نگرانی کر رہا ہے، کیلئے نیک رشتہ کی ضرورت ہے۔ قومیت اور جہیز وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہے۔ صرف دیوبندی مکتب فکر کے احباب مکمل کوائف کے ساتھ رابطہ کریں۔

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

اسلامی دواخانہ ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان فون: 0731-62712